Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۶ | ۲۵ صلح ۱۳۳۲ ہش ۲۵ جنوری ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۲

احباب توجہ فرمائیں

لاہور ۲۴ جنوری بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی کی طبیعت پہلے جیسی ہے کمزوری بہت ہے جس کے لئے کل خون دیا جائے گا۔ ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ کھانے کی نالی معدے سے کچھ اوپر تنگ ہو کر بند ہو گئی ہے۔ پرسوں انشاء اللہ Oesophago Scopy ہوگی۔ غذا صرف گلوکوز کے ٹیکوں سے دی جا رہی ہے۔

احباب بیگم صاحبہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت نے اپنے رسول مقبول کی راہ میں ایسا اتحاد اور ایسی روحانی یگانگت پیدا کر لی تھی کہ اسلامی اخوت کی رو سے سچ مچ عضو واحد کی طرح ہو گئی۔ اور ان کے روزانہ برتاؤ اور زندگی اور ظاہر و باطن میں انوار نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عکسی تصویریں تھے۔ سو یہ بھاری معجزہ اندرونی تبدیلی کا جس کے ذریعہ سے ...... ہر دم دنیا میں غرق رہنے والے محبوب حقیقی سے ایسا تعلق پکڑ گئے کہ اس کی راہ میں پانی کی طرح اپنے خونوں کو بہا دیا۔ یہ دراصل ایک صادق اور کامل نبی کی صحبت میں مخلصانہ قدم سے عمر بسر کرنے کا نتیجہ تھا۔ (فتح اسلام)

حکومت پنجاب اس سال اضلاعی ہسپتالوں کی تعمیر پر اٹھارہ لاکھ روپیہ خرچ کرے گی

ان ہسپتالوں کو جدید ترین طبی سہولتوں اور جراحی کے آلات سے آراستہ کیا جائے گا

لاہور ۲۴ جنوری۔ حکومت پنجاب نے اضلاع کے دس نئے مجوزہ صدر ہسپتالوں میں سے چھ ہسپتالوں کی تعمیر کے لئے جگہ حاصل کر لی ہے۔ سرگودھا اور میانوالی میں ایسے ہسپتال تعمیر ہونے بھی شروع ہو گئے ہیں۔ دوسرے مقامات مثلاً منٹگمری مظفرگڑھ ڈیرہ غازی خاں اور لائل پور میں عنقریب تعمیری کام شروع کر دیا جائے گا۔ موجودہ مالی سال کے دوران میں سترہ لاکھ پچھتر ہزار چھ سو اکاون روپیہ کی رقم نئے ہسپتالوں کی سکیم پر خرچ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مجوزہ ہسپتالوں میں سے ہر ایک ہسپتال کی تکمیل پر دس دس لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔ ان ہسپتالوں میں ایسا مخصوص علاج ہوا کرے گا۔ جو موجودہ وقت میں صرف لاہور میں ہی میسر آتا ہے۔ تمام جگہوں کے ہسپتالوں میں ایک سو پچیس داخلی مریضوں کے علاج کا انتظام مہیا ہوگا۔ لیکن بعد میں اہم مقامات کے ہسپتالوں میں اڑھائی سو بستروں تک کا اضافہ کیا جائے گا۔ ان نئے ہسپتالوں کو جدید ترین طبی سہولتوں اور جراحی کے آلات سے آراستہ کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ہر ایک ہسپتال میں ایک اعلیٰ پایہ کا ایکس رے ڈیپارٹمنٹ ایک لیبارٹری اور بلڈ بنک قائم کیا جائے گا۔ دانتوں اور پوشیدہ امراض کے کلینک کے علاوہ ہر قسم کے تپ دق کے وارڈ بھی تمام ہسپتالوں میں جاری کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔

پنڈت نہرو کو مشرقی پاکستان آنے اور اقلیتوں کی حالت دیکھنے کی دعوت

کراچی ۲۴ جنوری۔ اقلیتوں کے امور کے وزیر مسٹر عزیز الدین احمد نے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کو تجویز پیش کی ہے کہ وہ خود مشرقی بنگال آئیں اور دیکھیں کہ اقلیتیں وہاں کس قدر پرامن حالت میں زندگی بسر کر رہی ہیں۔ پنڈت نہرو نے پچھلے دنوں حیدر آباد میں انڈین نیشنل کانگریس کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہندوستان اور پاکستان میں جو بڑے بڑے تصفیہ طلب امور ہیں۔ ان میں سے ایک مشرقی بنگال کی اقلیتوں کے ساتھ برے برتاؤ کا مسئلہ ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں سے بڑی تعداد میں اقلیتیں نقل وطن کر رہی ہیں۔

مسٹر عزیز الدین احمد نے پنڈت نہرو کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پنڈت جی کا یہ بیان حقیقت پر مبنی نہیں اور فراخ دلی کے اظہار کے منافی ہے۔ پاکستان میں اقلیتوں کی حالت ہر طرح تسلی بخش ہے۔ اور جب سے لیاقت نہرو معاہدہ ہوا ہے۔ وہ امن کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ پاسپورٹ سسٹم کے نفاذ کے وقت مشرقی پاکستان سے لوگوں کی نقل مکانی داخلی وجوہ سے نہیں بلکہ خارجی وجوہ سے تھی۔ اور اس دوران میں ایک بھی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا۔ جس کی وجہ سے اقلیتوں کو نقل وطن کی ضرورت پیش آئی ہو۔

امریکی حکومت کا پاکستان کو تحفہ

کراچی ۲۴ جنوری۔ امریکی حکومت چٹاگانگ کے علاقہ میں جنگلات کو ترقی دینے کے لئے پاکستان کو پانچ لاکھ ڈالر کی مشینیں تحفہ کے طور پر دے رہی ہے۔

گورنر جنرل نے پارلیمنٹ کے اجلاس کا افتتاح کیا۔ جنوبی افریقہ میں عام انتخابات سے پہلے یہ آخری اجلاس ہے

بہاولپور میں مہاجرین کی آمد کا سلسلہ جاری ہے

بہاولپور ۲۴ جنوری پچھلے سال بہاولپور میں ہندوستان سے مہاجرین کی آمد کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ ان میں عیسائی بھی شامل ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ انہوں نے بدسلوکیوں کی وجہ سے مجبوراً ہندوستان چھوڑا ہے

چین سے تجارت کے متعلق لنکا کے وزیر اعظم کا اعلان

کولمبو ۲۴ جنوری۔ لنکا کے وزیر اعظم مسٹر سینانائیکے نے کہا ہے کہ لنکا نے چین سے جو نیا تجارتی معاہدہ کیا ہے۔ اس کے متعلق وہ اپنی ذمہ داریاں پورا کرے گا۔

حکومت برطانیہ نے عرب ممالک کو ہتھیار فراہم کرنیکے خلاف

اسرائیلی احتجاج کا جواب دے دیا!

لندن ۲۴ جنوری یہودیوں نے عرب ممالک کو ہتھیار فراہم کرنے کے فیصلہ کے متعلق برطانیہ سے جو احتجاج کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے اس کا جواب دیدیا ہے یہ جواب کل اسرائیلی سفیر کو زبانی دیا گیا۔ اسرائیل نے حکومت برطانیہ سے اس معاملہ پر ۷ جنوری کو باضابطہ طور پر احتجاج کیا تھا سرکاری طور پر پتہ نہیں چل سکا کہ کیا جواب دیا گیا ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ مسٹر ایڈن نے اپنے جواب میں اس امر کو دہرایا ہے کہ برطانیہ مشرقی وسطی میں امن برقرار رکھنے کی پالیسی پر قائم ہے۔

---

۲ میں عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیا تھا۔ کہ اس میں لدا ہوا تیل اینگلو ایرانین آئل کمپنی کی ملکیت ہے۔

"روز میری" کا تیل برطانوی جہاز میں منتقل کر دیا گیا

عدن ۲۴ جنوری۔ برطانوی تیل بردار جہاز "روز میری" میں جو تیل لدا ہوا تھا آج اسے عدن کی بندرگاہ میں ایک برطانوی تیل بردار جہاز میں منتقل کر دیا گیا۔ اس جہاز کو آج سے سات مہینے پہلے عدن کی عدالت عالیہ کے حکم پر بندرگاہ میں روک لیا گیا تھا۔ اس میں سات سو اسی ٹن ایرانی تیل لدا ہوا تھا۔ اس مہینے کے شروع

کراچی میں چونسٹھ ہزار ٹن گیہوں کی آمد

کراچی ۲۴ جنوری پچھلے دو ہفتوں میں چونسٹھ ہزار ٹن سے زیادہ غیر ملکی گیہوں کراچی پہنچا۔ اسی دوران میں اڑتالیس ہزار ٹن سے زیادہ گیہوں ملک کے کمی والے علاقوں میں بھیجا گیا

جنوبی افریقہ کی حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد

ڈربن ۲۴ جنوری افریقہ کی مخالف پارٹی نے برسر اقتدار پارٹی کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس قرارداد پر منگل کے دن یونین پارلیمنٹ میں بحث کی جائے گی۔ کل گورنر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

۲۶ جنوری بروز سوموار

احباب روزہ رکھیں اور خصوصیت سے دعائیں کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مورخہ ۲۶ جنوری کو احباب روزہ رکھیں۔ اور خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو موجودہ فتنوں کے شر سے محفوظ رکھے اور اس کی ترقی کے سامان پیدا فرمائے :-

وعدہ تحریک جدید لکھوانے میں جلدی کرنی چاہیئے

وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی بننا کوئی خوشی کا مقام نہیں

"یہ مت خیال کرو کہ آخری تاریخ کو وعدہ لکھا دیں گے۔ اگر تم آخری تاریخ کو اپنا وعدہ لکھاؤ گے۔ تو تم وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی ہو گے۔ اور یہ کوئی خوبی کی بات نہیں ہو سکتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جنت میں جانے والا آخری شخص وہ ہو گا۔ جو دوزخ میں سب سے آخر میں نکلے گا۔ پس اگر تم بھی وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی بنتے ہو۔ تو یہ تمہارے لئے کوئی خوشی کا مقام نہیں ہو سکتا۔"

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

درخواست دعا

محترمہ روشن بی بی صاحبہ اہلیہ سید محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ مختصر علالت کے بعد بروز جمعہ مورخہ ۹-۱-۵۳ کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ صحابیہ اور موصیہ تھیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن ہوئیں۔ ان کی عمر ۶۵ سال تھی۔ احباب بلندی درجات کی دعا فرمائیں۔

اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲-۱۲-۵۲ کو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بی۔ اے ایڈووکیٹ کو قاضی کو جسر انوالہ منظور فرمایا ہے۔ متعلقین مطلع رہیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اپنے رب کے حضور دعا

میرا دل ہو رہا ہے آج مسرور
تیری اُلفت سے دل میرا ہو معمور
کرم سے کر عطا توفیق تقویٰ
پلا ساقی مجھے اک جام ایسا!
کٹی ہے عمر ساری رائگاں ہی!
رسائی ہو سکی در پہ نہ تیرے
نہیں اب تاب ہجراں مجھ میں پیارے
حضوری میں بلا لے میرے آقا
اُٹھا لے فضل کے ہاتھوں سے یا رب

ضیاء یار سے آنکھیں ہیں پُرنور
بنے یا رب تیرے جلووں سے یہ طور
بدی سے رکھ ہمیں تو دور ہی دور
نشہ سے حشر تک جسکے رہوں چور
رہی ہوں عمر ساری تجھ سے مہجور
رہی ہوں ناتوانی سے میں مجبور
نہیں مہجور رہنا مجھ کو منظور
تلطف سے ترحم سے کہ ہوں دور
پڑی ہے در پہ تیرے ایک رنجور

خودی کو خود مٹا کر اپنے ہاتھوں
میں تیری ذات میں ہو جاؤں مستور

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور

کے زیر اہتمام

آل پاکستان تقریری مقابلہ

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۲۲ فروری بروز اتوار اڑھائی بجے شام تعلیم الاسلام کالج ہال میں آل پاکستان تقریری مقابلہ ہو گا۔ پاکستان کے ہر کالج کے احمدی طلباء سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس میں نمائندگان بھیج کر ہماری اس تقریب کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ موضوع ہے

"اسلام آج بھی مغربی اقوام پر غالب آسکتا ہے"

مقابلہ سے متعلقہ مندرجہ ذیل امور نوٹ فرمالیں

(۱) ہر مقرر کو دس منٹ دیئے جائیں گے۔

(۲) اوّل۔ دوئم اور سوئم مقررین کو انعامات دیئے جائیں گے۔

(۳) بیرون از لاہور کے نمائندگان کا لاہور کا قیام کا انتظام احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور کے ذمہ ہو گا۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لاتے ہوں گے۔

(۴) مقرر کردہ ججوں کا فیصلہ آخری ہو گا۔

(۵) ہر کالج سے دو نمائندے شرکت کر سکتے ہیں۔

نوٹ: بیرون از لاہور کے نمائندگان کو چاہیئے۔ کہ جہاں پر احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن قائم ہے پریذیڈنٹ ایسوسی ایشن کی اور جہاں پر ایسوسی ایشن کا وجود نہیں۔ وہاں کے امیر جماعت کی تصدیق ساتھ لائیں۔ کہ وہ فلاں کالج کی طرف سے نمائندہ ہیں۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ نمائندگان اپنی آمد کی پیش از وقت اطلاع دیں گے۔ تا انتظامات میں سہولت ہو۔

(خاکسار محمد سعید احمد سیکرٹری ایسوسی ایشن مکان ۱۲/۱۹ گلی ۱۲ دھرم پورہ لاہور)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز کی تقریر

بر موقعہ مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء

گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفاتر کے کام کی پڑتال کے بارہ میں نیز جماعت کی بیداری سے متعلق تقریر فرمائی تھی حضور کے ارشاد کے ماتحت یہ تقریر زیادہ تعداد میں چھپوائی گئی ہے۔ اور حضور نے خدام الاحمدیہ کو اس کی اشاعت کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس کتاب کی قیمت صرف ۴ر ہے۔ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہ کتاب منگوا کر احباب جماعت کو پڑھائیں۔ نہایت ضروری ہدایات پر مشتمل یہ تقریر ہے۔ ہم مجالس اس بارہ میں فوری توجہ کریں۔ اور اپنی ضرورت کے مطابق کتابیں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ سے جلد تر بذریعہ ڈاک منگوا لیں۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

۱۳ دسمبر ۱۹۵۲ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جمیلہ بیگم بنت مولوی جلال الدین صاحب شمس کے نکاح کا ملک نسیم احمد صاحب ولد ملک عزیز محمد صاحب وکیل ڈیرہ غازیخان سے ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر پر مسجد مبارک ربوہ میں اعلان فرمایا۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو فریقین کے لئے موجب برکات بنائے آمین

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۵۳ء

ماہرین کے بورڈ اور فرقہ پرست مولوی

اس فرقہ پرست مولویوں کا جو گروہ تھا دستور ساز اسمبلی کی بنیادی کمیٹی کی سفارشات کے متعلق کراچی میں ۹ دن تک ہوتا رہا ہے (۹ کا ہندسہ فرقہ پرست مولویوں کا خاص نشان معلوم ہوتا ہے۔ شاید اسی وجہ سے مودودی صاحب کو بھی آٹھ نکاتی مطالبہ سے ۹ نکاتی کرنا پڑا۔ اور کراچی کے طلباء کے مطالبات بھی ۹ نکاتی ہی بنوائے گئے) اس نے اپنا ماحصل مشاورت شائع کر دیا ہے۔

اس کے سرسری مطالعہ سے ہمیں کسی شاعر کا وہ قول یاد آتا ہے۔ جو اس کی زبان سے اپنے شعر کی ایک مکتب میں درگت بنتے دیکھ کر ارتجالاً نکل گیا تھا۔ یعنی

شعر مرا بمکتب کہ برد

اس کانٹ چھانٹ یا ترامیم کے مختلف پہلوؤں پر تو ہم بعد میں بحث کریں گے۔ یہاں صرف ہم اس تجویز کے متعلق کچھ عرض کرتے ہیں جو "ماہرین قوانین اسلامی" کے متعلق پیش کی گئی ہے۔ اول تو یہ ہے کہ ان حضرات نے "ماہرین قوانین اسلامی" سے جو مطلب علمائے پاکستان" لیا ہے وہ محض ان حضرات کی خوش فہمی ہے۔ ان حضرات نے یہ سمجھا ہے کہ شاید سفارشات میں خود ان حضرات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اسی خوش فہمی کے زیر اثر انہوں نے یہ احساس کیا ہے۔ کہ جو "ماہرین قوانین اسلامی" کے بورڈ تجویز کئے گئے ہیں۔ ان کے اختیارات بہت محدود ہیں۔ اس لئے وہ انہیں پسند نہیں:

پہلے تو ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ ان حضرات کو اس خوش فہمی کو اپنے دل سے نکال دینا چاہیئے۔ "ماہرین قوانین اسلامی" کا مطلب ہرگز نام نہاد علمائے پاکستان نہیں ہے۔ بلکہ ان سے وہ ماہرین مراد ہیں جنہوں نے اسلامی قوانین میں پوری پوری مہارت حاصل کی ہو۔ خواہ وہ فرقہ پرست مولویوں کے نزدیک مغربی تعلیم یافتہ ہی کیوں نہ ہوں۔

ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ان حضرات نے بھی اس حقیقت کو کسی قدر محسوس کیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس بات کی روک تھام کے لئے کہ ان کے سوا کوئی اور لوگ ماہرین قوانین اسلامی متصور نہ ہو سکیں اور خاص طور پر یہی حضرات اس سے مراد لئے جائیں۔ اپنی تجاویز میں انہوں نے ان علماء کی اہلیت کی حد بندی کرنا ضروری سمجھا ہے

چنانچہ کہا گیا ہے کہ

"اس منصب کے لئے صرف وہی علماء اہل ہونگے جو (الف) کسی دینی ادارے میں کم از کم دس سال تک مفتی کی حیثیت سے کام کرتے رہے ہوں یا (ب) کم از کم دس سال تک مرجع فتوے رہے ہوں یا (ج) کسی باقاعدہ قضا شرعی میں کم از کم دس سال تک قاضی کی حیثیت سے کام کر چکے ہوں یا (د) کسی دینی درسگاہ میں کم از کم دس سال تک تفسیر حدیث یا فقہ کا درس دیتے رہے ہوں۔"

مطلب یہ ہے کہ ایسے علماء ہمارے سوا اور کہاں سے دستیاب ہو سکیں گے۔

جہاں تک ان حضرات کی نیتوں کے حسن و قبح کا تعلق ہے اس کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم اس بات کی داد ضرور دیں گے۔ کہ ان حضرات نے جو سفارشاتی بورڈوں کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ

"ان میں قرآن و سنت کے خلاف قانون سازی کی روک تھام کے لئے علماء کے ایک بورڈ کے قیام کی جو صورت پیش کی گئی ہے۔ وہ نہ کسی لحاظ سے معقول ہے۔ اور نہ اس طرح کسی قانون کو رد کرنے کے لئے مؤثر ہی ہو سکتی ہے۔ البتہ اس سے بہت سی نئی خرابیوں کے پیدا ہو جانے کا قوی امکان ہے۔ ہم یہ نہیں سمجھ سکتے۔ کہ جس طرح دوسرے قوانین کے معاملے میں حدود دستور سے متجاوز قانون سازی کی روک تھام کے لئے تعبیر دستور کے اختیارات سپریم کورٹ کے سپرد کئے گئے ہیں۔ اسی طرح بیرگرانت ہو سکے معاملے کو بھی سپریم کورٹ ہی پر کیوں نہ چھوڑ دیا جائے۔" (کوثر ۲۵ جنوری ۱۹۵۳ء)

یہاں تک تو ان حضرات کے مافی الضمیر سے قطع نظر اس لحاظ سے درست ہے کہ ایسے بورڈ نہ صرف جمہوری اصولوں کے خلاف ہیں۔ بلکہ بقول ان کے بھی بہت سی خرابیوں کے پیدا کرنے کا باعث ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ہم اس امر میں ان حضرات کی تائید کرتے ہیں۔ کہ چونکہ ملک کی باقی تمام سیاسی یا غیر سیاسی دینی یا غیر دینی جماعتوں نے بھی ایسے بورڈوں کی کھلم کھلا مخالفت کی ہے۔ اور ان فرقہ پرست حضرات کو بھی اس امر میں ان سے پورا پورا اتفاق ہے۔ اس لئے سفارشات میں سے ایسے بورڈوں کے قیام کی دفعات محذوف کر دی جائیں۔ کیونکہ ملک کا کوئی فرد یا کوئی جماعت بھی ان کے حق میں نہیں ہے۔ ایسی چیز جس کو بلا استثناء تمام ملک نے رد کر دیا ہو۔ اس قابل ہے کہ اسکو ملکی دستور میں کوئی جگہ نہ دی جائے۔

پھر ان حضرات کا یہ کہنا بھی بظاہر صحیح ہے۔ کہ دوسرے قوانین کی طرح اسلامی قوانین کے روک تھام کے ذرائع کو بھی سپریم کورٹ کے سپرد کر دیا جائے۔ مگر ان حضرات نے اس کے ساتھ ایک بہت بڑا اور نہایت نامعقول "البتہ" بھی لگا دیا ہے۔ جس سے ان کی تمام سلامت اندیشی پر پانی پھر گیا ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

"پیراگراف ۳ کے تحت مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کے خلاف جو دستوری اعتراضات یا تعبیر کے مسائل پیدا ہوں۔ ان کا فیصلہ کرنے کے لئے سپریم کورٹ میں پانچ علماء مقرر کئے جائینگے۔ جو سپریم کورٹ کے کسی ایسے جج کے ساتھ جسے امیر مملکت تدین و تقوے اور واقفیت علوم و قوانین اسلامی کے پیش نظر اس مقصد کے لئے نامزد کریگا بلکہ اس امر کا فیصلہ کریں گے کہ قانون وکتاب سنت کے مطابق ہے یا نہیں۔" (کوثر ۲۵ جنوری)

اس کو پڑھ کر ہمارا یہ شک یقین میں بدل جاتا ہے۔ کہ ان حضرات کو یہ خوش فہمی ہے۔ کہ بورڈ میں جو "ماہرین قوانین اسلامی" کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان سے مراد خود یہ حضرات فرقہ پرست علماء ہی ہیں۔ چنانچہ ایسے ماہرین کی جو اہلیت بتائی گئی ہے جو ہم اوپر نقل کر چکے ہیں۔ اسی بات کی غمازی کرتی ہے۔

پھر جب ان حضرات نے خود ہی فرما دیا ہے۔ کہ وزرائے عظام کے ساتھ ایسے بورڈوں کی موجودگی خرابیوں کا باعث ہوگی۔ تو سپریم کورٹ کے اوپر نام نہاد علماء کی سپریم کورٹ سے ایسی بلکہ اس سے بھی زیادہ خرابیاں کیوں نہ پیدا ہونگی کیونکہ ایسے بورڈ کا جیسا کہ تجویز کیا گیا ہے۔ یہ مطلب ہوگا۔ کہ پانچ فرقہ پرست علماء جو فیصلہ کر دینگے اسے اسلام کے تمام ۷۲ فرقوں پر ان کی مرضی کے خلاف ٹھونس جا سکے گا۔ اگر یہ کہا جائے کہ آخری فیصلہ تو وہی جج کرے گا۔ جس کے ساتھ یہ پانچ علماء لگائے جائیں گے۔ تو پھر ایسے بورڈ کی صورت محض دکھاوے کی رہ جائے گی۔ جو علماء کو پریکٹس کا لائسنس دے کر بااحسن طریق سرانجام دی جا سکتی ہے۔ ایسی صورت میں ہم نہیں سمجھتے۔ کہ پھر اس تکلف کی کیا ضرورت رہتی ہے۔ اور یہ کہنا کیا معنے رکھتا ہے۔ کہ

"ان عالم دین ججوں کے لئے جملہ ضوابط وہی ہوں گے جو بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات میں دوسرے ججوں کے متعلق تجویز کئے گئے ہیں۔"

المختصر یا تو بورڈ با اختیار ہوگا اور اس کی رائے حقیقی ترجیح کی وقعت پر فائق ہوگی۔ جس صورت میں وہ سپریم کورٹ کے اوپر کورٹ ہوگا۔ اور یا بے اختیار جس صورت میں سوائے اس کے کہ وہ حکومت کا تنخواہ دار وکلاء کا ایک بورڈ ہوگا۔ تیسری صورت کوئی نہیں ہے۔

اصل بات جس کے لئے یہ فرقہ پرست مولوی زور لگا رہے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح حکومت پر قبضہ کر لیں۔ اور ملک کی تقدیر ان کے ہاتھ میں سونپ دی جائے۔ اور جس طرح اپنے فرقہ پرستانہ انداز پر چاہیں اس کو چلا سکیں۔ اور تمام ملک و قوم پر اپنے فرقہ پرستانہ اعتقادات ٹھونس سکیں۔ اس لئے ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ ان حضرات کی اس ضمن میں تجاویز سراسر ملک و قوم اور اسلام کے خلاف ایک سازش ہے اور کچھ نہیں۔ دستور ساز اسمبلی کو چاہیئے۔ کہ وہ دستور کو ایسے غیر جمہوری رجحانات سے جن میں کسی گروہ کو خواہ وہ نام نہاد علمائے اسلام کا ہی گروہ کیوں نہ کھلا ہو کوئی امتیاز حاصل ہو سکتا ہو دستور پاکستان کو پاک رکھے۔ اور ایسے بورڈ خواہ وزراء کے ساتھ ہوں یا ججوں کے ساتھ ہرگز نہ بنائے۔ کیونکہ یہ ملک و قوم میں سوائے فتنہ و فساد کی جڑ کے اور کچھ بھی ثابت نہیں ہو سکتے۔

چونکہ یہ فرقہ پرست حضرات سمجھتے ہیں کہ وہ مطلوبہ قابلیت سے تہی دست ہونے کی وجہ سے براہ راست جج نہیں بن سکتے۔ اس لئے وہ چور دروازہ سے عدلیہ پر قابض ہو کر اقتدار کی کرسیوں پر بیٹھنا چاہتے ہیں۔ ورنہ ایک اسلامی عدلیہ کا جج کسطرح اسلامی قانون سے ناواقف سمجھا جا سکتا ہے۔ جب ملک میں اسلامی قانون نافذ ہوگا۔ تو لازماً جج بھی وہی لوگ ہو سکیں گے۔ جو اسلامی قانون کے ماہر ہوں گے علماء کا بورڈ کس مرض کی دوا ہوگا۔

سندھ میں سابق فوجیوں کیلئے زمین

سندھ میں سابق فوجیوں کے لئے زمینوں کے متعلق اخبار ہلال راولپنڈی ۳۱ دسمبر ۱۹۵۲ء میں ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جو خواہشمند اور مستحق احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سابق فوجیوں کے لئے سندھ میں بیرج کے علاقے کی زمین برائے فروخت موجود ہے۔

دریائے سندھ کے مغربی حصہ میں درجہ الف کی زمین ۱۶۵ روپے درجہ ب کی ۱۰۰ روپے درجہ ج کی ۷۰ روپے فی ایکڑ پر مل سکتی ہے۔ اور دریائے سندھ کے مشرقی حصہ میں درجہ الف کی زمین ۲۰۰ روپے درجہ ب کی ۱۲۰ روپے اور درجہ ج کی ۸۰ روپے فی ایکڑ کے حساب سے خریدی جا سکتی ہے۔

ضرورت مند احباب کو ضروری تفصیلات بیرج مختارکار حیدرآباد (سندھ) سے مل سکتی ہیں۔ سابق فوجی اپنے رجمنٹل یا کور سنٹرول کے ذریعہ ہیڈ کوارٹر ڈویژن سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ جو درخواستیں اس قاعدہ کے تحت

[illegible]

شذرات

اس آفت سے بچئیے

لنڈن کے ایک پادری صاحب نے کہا ہے کہ دنیا کو جنگ سے زیادہ بڑھتی ہوئی آبادی سے خطرہ ہے۔ انہوں نے تمام دنیا کے باشندوں سے اپیل کی ہے۔ کہ خدا کے لئے اس "آفت" کا کوئی تدارک کیجئے۔

پادری مذکور نے جس خیال کا اظہار کیا ہے اس کا پہلا علمبردار انگلستان کا مشہور راکن مسٹ مالتھوس تھا۔ جس نے ۱۷۹۸ء میں A Essay on population as it effects the future Improvement of Society نامی کتاب میں اس نظریہ کو پیش کیا ہے۔

مالتھوس کے بعد فرانسس پلاس اور چارلس نوسٹن وغیرہ بھی اس کے مؤیدین گئے۔ اور اب کچھ عرصہ سے اس نے باقاعدہ ایک تحریک کی شکل اختیار کر لی ہے۔ تاہم اس کی سرگرمیوں کے اصل مراکز یورپین ممالک میں ہی ہیں۔ اور باوجود غربت اور مفلوک الحالی کے ایشیائی ممالک اس تحریک سے متاثر نہیں ہو سکے۔

کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ جن قوموں کو خدا نے "روز کی روٹی" مانگنے پر کیک پیسٹریاں بسکٹ تک مہیا کر دیئے وہ خدا ہی کے نظام معیشت کی بے بسی اور لاچارگی کا پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں۔

بوڑھے کی نعش

لاہور کی ایک نہایت الم انگیز خبر ہے۔ کہ واشنگٹن لائن میں فرسٹ کلاس کے ایک ڈبہ سے ایک ساٹھ سالہ بوڑھے کی نعش برآمد ہوئی۔ جبکہ اس کے دو بچے اپنے بدنصیب بابا کے قریب سکڑے بیٹھے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ بوڑھا گزشتہ شب سردی سے ٹھٹھر کر مر گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ رات کو جب سردی نے ستایا۔ تو وہ کپڑا نہ ہونے کے باعث اپنے بچوں کو سردی سے بچانے کے لئے اس ڈبہ میں پناہ گزین ہوا تھا مگر صبح کے طلوع ہونے سے قبل اس کی زندگی پر شام آگئی۔ فرسٹ کلاس کا ڈبہ بستر مرگ میں بدل گیا۔ اور اسے ملک عدم کا رخ کرنا پڑا۔

ان ڈبوں سے اس وقت بھی یہ دردناک صدا آرہی ہے کہ

خدا کی نعمتوں کا وارث بننے والو! خدا کے لئے ان بندوں کی طرف بھی دھیان کرو جو سسک سسک کر زندہ رہتے۔ اور ٹھٹھر ٹھٹھر کر دم توڑ دیتے ہیں۔

دعا کا نیا ڈیزائن

"زمیندار" اور لواحقین زمیندار نے ایک جدید ڈیزائن کی دعا "ایجاد" کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"تالیوں کی گونج میں حضرت مولانا (ظفر علی خاں) کے عقیدت مندوں نے آپ کی صحت کے لئے دعا کی۔"

(زمیندار ۸ جنوری ۱۹۵۳ء)

حدیثوں سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ تالیاں بجانا ہرگز اسلامی شعار نہیں۔ اسلام کا کوئی فدائی اس حرکت کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ مگر مولانا کے عقیدت مندوں کی کیفیت ملاحظہ ہو کہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے سے پیشتر اس زور سے تالیاں بجائیں کہ فضا میں ایک گونج پیدا ہو گئی۔ مولانا کے عقیدت مندوں کو دعا کرنے کا حق مسلم! مگر کیا انہیں شعار اسلامی بلکہ دعا جیسی مقدس چیز سے تمسخر اور مذاق کی اجازت بھی حاصل ہو گئی ہے۔

مال حرام بود

برطانوی حکومت نے تنبیہ کیا ہے کہ سوویٹ روس کی طرف سے ابھی تک جارحانہ حملہ کا خطرہ ہے۔ اور برطانیہ اور شمالی اوقیانوس کے معاہدہ میں شریک بعض دوسرے ممالک بھی آئندہ سال دفاع کے لئے زیادہ خرچ کریں گے۔

روسی سیاست کا یہ کمال سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس نے افغانستان کو گھورنے ترکی پر دباؤ ڈالنے اور یوگوسلاویہ کو آنکھیں دکھانے اور دیگر مختلف طریقوں سے برطانیہ اور امریکہ کے سامنے جارحانہ حملے کا بہت بڑا ہوا کھڑا کیا ہے۔ چنانچہ یہ ممالک سراسیمگی میں کچھ خرچ کر چکے ہیں۔ ابھی بہت کچھ خرچ کرنے والے ہیں۔

ہمارے نزدیک دنیا کی سیاسی تاریخ میں "مال حرام بود بجائے حرام رفت"۔ کی ایسی دلچسپ مثال شائد ہزار تلاش سے بھی کہیں نہ مل سکے گی۔

جنرل نجیب اور سویز

جنرل نجیب نے نئے سال کی آمد کے موقعہ پر مصر کے ممتاز اخبار الاھرام کو بتایا ہے۔ کہ میرے سامنے اس وقت اہم مسائل یہ ہیں

- سویز کو برطانیہ سے خالی کرایا جائے۔
- مسئلہ سوڈان کو جلد از جلد حل کیا جائے۔
- اور ملک کے اقتصادی پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

صرف مصر ہی نہیں دنیائے عرب کی فلاح و بہبود بھی اسی میں مضمر ہے۔ کہ ان مسائل کی طرف فوری توجہ کی جائے۔ لیکن ہم پر یہ اثر ہے۔ اور واقعات بہت حد تک اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ جنرل نجیب نے اس بارہ میں اپنی ذمہ داری کا پورا احساس نہیں کیا۔ بلکہ پچھلے دنوں یہ بیان دے کر کہ مصری فوج کو چاہیئے۔ کہ وہ ۱۹۶۰ء تک سویز پر قبضہ جانے کے مکمل انتظامات کرلے انہوں نے اپنی ذات کو ہی مشتبہ سا بنا دیا ہے اور اکثر جگہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ کہ آپ برطانیہ اور امریکہ کے سیاسی آلۂ کار تو نہیں؟

ہماری دلی آرزو ہے کہ یہ خدشات بالکل غلط ثابت ہوں۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ مصر اپنے داخلی اور خارجی مشکلات پر جلد سے جلد قابو پانے کے قابل ہو جائے۔ اور ایک بار پھر اس مقام تک پہنچ جائے۔ جو مسلمانوں کے عہد شباب میں اسے حاصل تھا۔

غیر ملکی ہاتھ

مس مردولا سارا بائی نے بھارت کی پارٹیوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ پرجا پریشد کے خلاف متحدہ محاذ قائم کریں۔ تاکہ پرجا پریشد کی فرقہ دارانہ تحریک کا مقابلہ کیا جاسکے۔ آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ پریشد تحریک رجعت پسندوں کی آل انڈیا سازش کا ایک حصہ ہے۔ جس کی تہ میں چند غیر ملکی طاقتوں کا بھی ہاتھ ہے۔

بھارتی حکومت اگر آج بھی اس خطرہ کا احساس کرلے۔ جو پریشد تحریک کے پیچھے پوشیدہ ہے۔ تو یہ فتنہ یقیناً فرد ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کی شاخوں کو قطع و برید کرنے کے بجائے جڑ پر تبر رکھا جائے۔

فتنہ پردازوں کے منہ پر چپت

سول ملٹری گزٹ کے سابق ایڈیٹر مسٹر جعفری نے اسلامک ریویو میں ایک مقالے کے ذریعہ یہ امر واضح کیا ہے پاکستان نے اپنی پنج سالہ تاریخ میں اپنی تمام تر توجہات دنیائے اسلام کے استحکام و اتحاد کی جانب مبذول کر رکھی ہیں۔

اقوام متحدہ میں حیدر آباد کی جنگ کا بوجھ پاکستان نے پوری رضامندی سے اپنے کندھوں پر برداشت کیا۔ فلسطین کے بارہ میں عربوں کی تائید کی لیبیا کی آزادی پاکستانی مندوب کی ان تھک کوششوں کی مرہون منت ہے۔ پاکستان نے ہی سلامتی کونسل میں انڈونیشیا کی آزادی کا معاملہ پیش کیا ہے۔

آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ پاکستان دولت مشترکہ کا ایک وفادار رکن ہے لیکن اس نے کبھی ایسی خارجہ پالیسی سے اتفاق نہیں کیا۔ جو اس کے اپنے نظریات و موقف کے منافی ہو۔

مسٹر جعفری کا یہ پُر از معلومات مقالہ ان فتنہ پردازوں کے منہ پر ایک چپت ہے جو پاکستان کی خارجہ پالیسی کے خلاف ایک ہنگامہ بپا کئے ہوئے ہیں۔

ماں کی بے مثال قربانی

پیرس کی ایک خبر ہے کہ ایک ماں نے اپنا گردہ پیش کر کے اپنے جاں بلب بچے کو موت سے بچا لیا۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ ڈاکٹروں نے ایک لڑکے کا اپریشن کیا۔ تو انہوں نے دیکھا کہ اس کا پیدائشی ایک ہی گردہ ہے۔ ڈاکٹروں نے ایک اور قریب المرگ مریض کا گردہ نکال کر اس کے جسم میں سینے کی کوشش کی۔ لیکن وہ مریض اپریشن سے قبل ہی مر گیا۔ اس پر لڑکے کی ماں نے اصرار کیا کہ اس کا ایک گردہ نکال کر اس کے بچہ کے جسم میں ڈال دیا جائے

ماؤں کو اپنے بچوں سے کتنا والہانہ عشق ہوتا ہے۔ کہ اس کی خاطر کس طرح اپنی جان پر کھیل جاتی ہیں۔؟ یہ حیرت افزا واقعہ اس کی ایک تازہ مثال ہے۔ سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ماں کے اس جذبۂ فدائیت کی وجہ سے ہی یہ فرمایا ہے کہ

الجنة تحت اقدام الامهات

(مشکوٰۃ بحوالہ احمد نسائی وبیہقی کتاب الآداب فی البرّ والصلۃ) کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے ــــ اور کتنا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو ماں کے قدموں میں رہے۔ اور جنت کی بہاروں سے لطف اندوز ہو۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

مخلصین جماعت کی خدمت میں ایک ضروری اپیل

(از مکرم خان صاحب فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ پاکستان)

برادران جماعت احمدیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ لوگ اس حقیقت سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ کہ اس زمانہ میں جبکہ اسلام دنیا کے پردہ پر سے مٹتا چلا جا رہا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ لوگوں کو اسلام کے احیاء اور اسکی ترقی و استحکام کے لئے کھڑا کیا۔ آپ ہی وہ خوش قسمت وجود ہیں۔ جن کے سپرد اللہ تعالےٰ نے کشتیٔ اسلام کی حفاظت کا کام کیا۔ اور آپ لوگ ہی وہ حقیقی رہنما ہیں۔ جنہوں نے دنیا کو تباہی و بربادی کے راستوں سے بچا کر امن اور سلامتی کی منزل پر پہنچانا ہے۔ جب دنیا اپنی ساری دلفریبیوں اور رعنائیوں کے ساتھ آپ لوگوں کے سامنے آئی۔ تو آپ نے محض اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے حصول کے لئے اس کے مامور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہ اقرار کیا۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔

دنیا نے اس اعلان کو سنا۔ اور اس نے آپ لوگوں پر تمسخر اڑایا۔ وہ آپ کے عزم اور ارادوں کو دیکھ کر تحقیر کے ساتھ ہنسی اور اس نے سمجھا۔ کہ یہ چند دیوانے تھوڑے ہی دنوں میں شور و غوغا برپا کر کے صفحۂ ہستی سے معدوم ہو جائیں گے۔ ان کی طرف توجہ کرنا بے سود ہے۔ مگر احمدیت کی گذشتہ ساٹھ سالہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ دنیا نے جو کچھ سمجھا وہ غلط تھا۔ خدا تعالےٰ نے آپ لوگوں کو ایک غیر معمولی عزم اور غیر معمولی ارادہ کا مالک بنایا تھا۔ اس نے آپ کو دنیا کی تسخیر کی ایک ناقابل بیان قوت عطا فرمائی تھی۔ اس نے آپ لوگوں کے دلوں میں وہ آتشگیر مادہ ودیعت کر رکھا تھا۔ جو ہر قسم کے ظلمانی پردوں کو خس و خاشاک کر دیتا ہے۔ چنانچہ آپ کا قدم آگے بڑھا۔ اور بڑھتا ہی چلا گیا۔ یہاں تک کہ برصغیر ہند و پاکستان میں ہی نہیں دنیا کے تمام اکناف میں خدائے بلند و برتر کا نام پہنچا۔ اور آپ نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کفر کے بڑے بڑے قلعوں پر لہرا دیئے۔ آج دشمن آپ لوگوں سے مرعوب ہے۔ وہ آپ کی قوت اور طاقت کو دیکھ کر بہت زیادہ ہتھیاروں سے مسلح ہو رہا ہے۔ وہی لوگ جو یہ خیال کرتے تھے۔ کہ احمدیت کا پودا باد صرصر کے ایک معمولی جھونکے سے بھی تباہ ہو سکتا ہے۔ اب اس پودے کو ایک اتنا بڑا درخت بنتا دیکھ رہے ہیں۔ جس کی شاخیں اکناف عالم تک پہنچ چکی ہیں۔ اور لاکھوں لوگ اس کے سایہ تلے آرام کر رہے ہیں۔ پس اس کی تیاری ایک قدرتی امر ہے۔ مگر دشمن کی تیاری ہمارے اندر بھی ایک نیا خون اور نیا عزم اور نئی بیداری پیدا کرنے والی ہونی چاہیئے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے۔ کہ ہم اسلام کو تمام دنیا پر غالب کریں۔ کہنے کو تو یہ فقرہ آسانی کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ مگر عمل کی دنیا میں اس سے زیادہ مشکل۔ اس سے زیادہ بلند اور اس سے زیادہ قربانیوں کا تقاضا کرنے والا اور کوئی مقصد نہیں۔

اسی مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی۔ اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے آج جماعت احمدیہ کے مبلغین دنیا میں ہر جگہ پھیلائے جا رہے ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ کام بغیر مالی قربانیوں کے سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ اور مالی قربانیاں بھی ایسی جن کی مثال دنیا کے اور کاموں میں کہیں نظر نہ آتی ہو۔ اگر کسی شخص نے چند میل کے فاصلہ پر بھی جانا ہوتا ہے۔ تو اسے فکر لاحق ہو جاتا ہے۔ کہ میں سفر کی تیاری کر لوں۔ ایسا نہ ہو کہ راستہ میں مجھے تکلیف ہو۔ جاہل سے جاہل آدمی بھی اپنے بچہ کی شادی یا تعلیم کا ارادہ کرتا ہے۔ یا اپنا کوئی مکان بنانا چاہتا ہے۔ تو وہ اس کے لئے روپیہ کا فکر کرتا ہے۔ جب دنیا میں ادنیٰ ادنیٰ کاموں کے لئے تیاری کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہم ساری دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔ اور ہمیں اس کے لئے تیاری کا کوئی احساس نہ ہو۔ کیا دنیا میں کوئی ایسی حکومت ہو سکتی ہے۔ جو دوسرے ملک پر حملے کا ارادہ کرے۔ مگر نہ اپنی فوج کو ٹریننگ دے۔ نہ اسلحہ جمع کرے۔ نہ دشمن کے دفاع کے لئے کوئی موثر تدابیر اختیار کرے۔ اگر ہم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہیں۔ کہ ہم نے دنیا بھر میں اسلام کا جھنڈا گاڑنا ہے۔ ہم نے دنیا کے نظام کو بدل کر ایک نیا نظام قائم کرنا ہے ہم نے دنیا کے اخلاق اور اس کے کردار کو صحیح اسلامی سانچے میں ڈھالنا ہے۔ ہم نے دنیا کے تمدن اور اس کے اقتصاد کو درست کرنا ہے۔ تو ہمیں ان عظیم الشان کاموں کے لئے عظیم الشان قربانیاں بھی کرنی پڑیں گی۔ اگر ہم دعویٰ تو یہ کرتے ہیں۔ کہ ساری دنیا میں اسلام پھیلائیں گے۔ لیکن ہم اپنے عمل سے ایسی قربانی نہیں کرتے۔ جو ہمارے اس مقصد سے مطابقت رکھتی ہو۔ تو یقیناً ہماری ویسی ہی مثال ہوگی۔ جیسے کہتے ہیں۔ سوگز وار دوں گز بھر نہ پھاڑوں۔ جس طرح کربلا کے میدان میں ایک طرف یزیدی فوجیں جمع تھیں۔ اور دوسری طرف ایک مظلوم اور مقدس انسان سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام ان کے نرغہ میں گھرے ہوئے تھے۔ اس طرح آج اسلام نرغۂ اعداء میں گھرا ہوا ہے۔ دشمن کا ہر تیر اسلام کی طرف آتا ہے۔ دشمن کا ہر وار خدا تعالےٰ کی پاک کتاب قرآن کریم پر پڑتا ہے۔ تیروں کی اس بوچھاڑ کو روکنے والا اور ہر تیر کو اپنے سینوں اور اپنے ہاتھوں پر لینے والا صرف آپ لوگوں کا ہی وجود ہے۔ پس آپ لوگوں کی قربانیاں دوسروں سے ممتاز ہونی چاہئیں۔ آپ لوگوں کا قدم کسی لمحہ بھی سست نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ نے یہ اقرار کیا تھا۔ کہ ہم مرتے دم تک اسلام کے جھنڈے کو تھامے رہیں گے۔ آپ کا یہ اقرار آپ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ اور آپ کا فرض ہے۔ کہ اپنی قربانیوں کو موت تک جاری رکھیں تاکہ سچائی کی فتح ہو۔ اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آفتاب روحانیت پھر اپنے پورے کمال کے ساتھ دنیا پر چمکے گا۔ لیکن وہ نہیں چمک سکتا۔ جب تک کہ ہم اسلام اور مسلمانوں کی زندگی کے لئے اس قدر قربانیاں نہ کریں۔ کہ دنیا ہمارے متعلق یہ سمجھنے لگ جائے۔ کہ ہم اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی امر کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"ضرور ہے۔ کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے ہمارا اس راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے۔ جس پر اسلام کی زندگی۔ مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔" (فتح اسلام)

پس اے دوستو! اسلام کے احیاء کے لئے اپنی قربانیوں کا جائزہ لو۔ اور اس امر کو سمجھو۔ کہ اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اسلام دنیوی ترقی کے حصول سے نہیں روکتا۔ مگر اسلام یہ چاہتا ہے۔ کہ تمہاری ہر ترقی اسلام کو اونچا کرنے والی ہو۔ تم دولت کماؤ مگر اسلام کے لئے خرچ کرو۔ عزت حاصل کرو۔ مگر اسلام کے لئے عزت خرچ کرو۔ شہرت حاصل کرو۔ مگر اس شہرت سے اسلام کو فائدہ پہنچاؤ۔ جائیدادیں اور مکان بناؤ۔ مگر ان جائیدادوں اور مکانوں سے اسلام کے مینار کو بلند کرو۔ یہی کام ہے۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت کو قائم کیا اور اسی مقصد کی یاد دہانی کے لئے جماعتوں میں مختلف قسم کے عہدیدار مقرر کئے جاتے ہیں۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ گذشتہ چار ماہ سے سلسلہ کی مالی حالت ایسے خطرناک رنگ میں گذر رہی ہے کہ اسے دیکھ کر خطرہ محسوس ہوتا ہے کہ ہماری تبلیغ اور اشاعت کے کام کو خدانخواستہ کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا اس وقت اقتصادی لحاظ سے ایک نہایت ہی نازک دور میں سے گزر رہی ہے۔ وسائل معاش کی کمی اور اشیاء کی گرانی نے ہر چھوٹے بڑے پر اپنے اپنے دائرہ میں یکساں اثر کیا ہے۔ اور اس کا اثر ایک حد تک ہمارے چندوں پر بھی پڑنا ایک لازمی امر تھا۔ لیکن چندوں کی کمی جس نسبت سے نظر آ رہی ہے۔ وہ زیادہ تشویشناک ہے۔ اور اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جماعت کے ذمہ دار عہدیداروں نے اس بیداری کا ثبوت نہیں دیا۔ جو ان کے اندر پائی جانی چاہیئے تھی۔ اگر وہ اپنی اپنی جماعتوں کے چندہ کو بروقت وصول کر کے بھجواتے۔ اگر وہ نادہندوں کو بار بار سمجھا کر ان سے چندے وصول کرتے۔ اور اگر وہ سلسلہ کا ویسے ہی درد رکھتے۔ جیسا کہ ایک زندہ جسم کے اعضاء کو ایک دوسرے کا درد محسوس ہوتا ہے۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ چندوں میں اس قدر غیر معمولی کمی آجاتی۔ ہم یہ تو مان نہیں سکتے۔ کہ جماعت میں خدانخواستہ اخلاص نہیں رہا۔ جماعت میں اخلاص ہے اور ضرور ہے۔ اگر قصور ہے تو عہدیداروں کا۔ جو اپنے فرض کو صحیح طور پر ادا نہیں کرتے اور اس طرح ان کی غفلت اور سستی سلسلہ کے لئے نقصان کا باعث بن رہی ہے۔

پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے ایک طرف جماعتوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کے حضور آپ لوگ ہی جوابدہ ہیں۔ اگر آپ کے سکرٹریان مال سست ہیں۔ اور وہ آپ سے چندے وصول کرنے میں باقاعدگی سے کام نہیں لیتے۔ تو محض اس وجہ سے کہ انہوں نے نہیں پوچھا۔ آپ لوگ خدا تعالےٰ کے حضور بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔ اگر آپ کے عہدیدار سست ہیں۔ تو آپ خود انہیں بیدار کریں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک سب برابر ہیں۔ یہ عہدے تو صرف اس دنیا کے انتظام کے لئے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں عہدیداروں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ صرف عہدہ سنبھال لینا اور کام نہ کرنا بددیانتداری کے خلاف فعل ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ تم میں سے ہر شخص راعی ہے۔ اور ہر شخص سے اپنی اپنی رعیت کے بارہ میں سوال کیا جائے گا۔ آپ لوگ بھی اپنے اپنے حلقوں میں ایک نگران کا مقام رکھتے ہیں۔ اگر آپ کی جماعت میں نادہند زیادہ ہیں۔ یا آپ کی جماعت میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جن سے آپ نے چندے وصول نہیں کئے۔ تو سلسلہ کو آمد کی کمی کی وجہ سے جو بھی نقصان پہنچا۔ اس کے ذمہ دار خدا تعالیٰ کے حضور صرف آپ ہوں گے۔ پس اپنی غفلتوں کو چھوڑ دو اور اس نئے سال میں نئے عزم اور نئے ارادہ کے ساتھ خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ بے شک یہ مشکلات کے دن ہیں۔ لیکن یہی وہ دن ہیں۔ جن میں آپ قربانی کے ذریعہ چھلانگیں لگاتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے قرب میں بڑھ سکتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ میرے اس اعلان کو ہر جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اپنی اپنی جماعت کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد کر کے سنا دیں گے۔ اور اس کے بعد ایک ایک فرد سے اس کا بقایا وصول کر کے جلد سے جلد مرکز

(باقی صفحہ ۷ پر)

جوہری توانائی

(از مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب انجینئر ریڈیو ٹرانسمیٹرز کراچی)

اس وقت انسان زندگی کے ایسے دور میں سے گذر رہا ہے جس کو عرف عام میں "ایٹمی دور" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ دراصل یہ وہی زمانہ ہے جس کے متعلق آج سے سینکڑوں سال قبل خدائی نوشتوں میں ذکر کیا جا چکا ہے۔ زمانہ بدلتا رہا اور دنیا اس تصور کو ایک خوش فہمی سمجھ کر بھولتی چلی گئی۔ آخر وہ وقت آگیا جب خدا نے مسیح کا نزول ہوا۔ اس نے دنیا کی بدلتی ...... ہوئی ہوا کو دیکھا اور اس کو مادہ پرستی سے بچا کر آستانہ واحدیت پر لانے کی ازحد کوشش کی اور اس ہولناک اور خونی تباہی کا پیش از وقت اعلان کیا جس کا ذکر الٰہی نوشتوں میں پہلے بھی آچکا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ:۔

"زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی
کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی
کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر
ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی ہی نہ
تھی ...... نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں
کے سامنے آجائے گا اور لوط کی سرزمین کا
واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب
میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا
جائے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۵۶، ۲۵۷)

چنانچہ سننے والوں نے سنا اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ ایٹم بم نے جزائر کے رہنے والے پتھر دل انسانوں کے قلوب کو آن واحد میں ریزہ ریزہ کر کے آستانہ خداوندی پر سر بسجود ہونے پر مجبور کر دیا اور ان کے مصنوعی خدا کی ماہیت کو لوگوں پر طشت از بام کر دیا۔ لوگ پکار اٹھے کہ الٰہی یہ کیا ہونے والا ہے۔ بعید روحیں آستانہ الوہیت پر گڑگڑانے لگیں۔ چنانچہ دلوں سے نکلی ہوئی اس آواز نے فضائے آسمانی میں پھر ایک ارتعاش پیدا کر دیا۔ لوگ تباہی و بربادی سے دور بھاگنے لگے اور پھر اسی جوہری توانائی کو انسانی فلاح و بہبودی کے استعمال میں لانے پر مجبور ہو گئے۔ جس نے ہیروشیما اور ناگاساکی کے ناقابل تسخیر دلوں کو پاش پاش کر کے رکھ دیا تھا۔ چنانچہ آجکل امریکہ سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس توانائی سے برقی قوت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

درحقیقت جوہری توانائی برقی قوت سے بالکل اسی طرح مختلف ہے جس طرح بیٹری کا سیل۔ اور گھڑی کا سپرنگ آپس میں فرق رکھتے ہیں۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ایک سپرنگ کی طاقت سے لوہے کی شافٹ کو گھمایا جا سکتا ہے۔ لیکن اس سے بلب روشن کرنے کی امید رکھنا بالکل ناممکن بات ہے۔ اور اسی طرح بیٹری کے سیل سے بلب تو روشن ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس سے شافٹ کو گھمانے کا کام لینا عبث فعل ہوگا۔ بڑے پیمانے پر ہم جنریٹرز سے ریڈیو ٹرانسمیٹرز، بیکٹریاں اور دیگر مشینیں تو چلا سکتے ہیں لیکن ان سے نفعائے آسمانی کی نائیٹروجن کو کاربن یا پوٹاسیئم (Uranium) کو پلوٹونیم (Plutonium) میں منتقل کرنا قطعی ناممکن ہے اور اس مقصد کے لئے ہمیں اٹامک پائیل (Atomic Pile) کا مرہون منت ہونا پڑے گا۔

یورینیئم کے فیول (FUEL) کے دو بڑے فائدے ہوتے ہیں۔ ایک تو اس سے کثیر تعداد میں توانائی خارج ہوتی ہے۔ اور دوسرے یہ کم سے کم جگہ گھیرتا ہے چنانچہ یورینیئم کا ایک طرفہ پندرہ انچ کا۔ ایک ٹکڑا خاصے بڑے جہاز کو متواتر دو سال تک تیس ناٹ کی رفتار تک چلانے کے لئے کافی ہوگا۔

مثال کے طور پر سانفرانسسکو سے میلبورن تک جانے کے لئے ایک کارگو فریٹر (Cargo Freighter) کو سنگاپور لائٹر کے اندر پیٹرول جتنی ٹالی کافی ہوگی۔ اس لئے وہ ملک جہاں کوئلے اور تیل کے ذخائر ختم ہو رہے ہیں کافی حد تک اس نئے فیول پر انحصار کر سکیں گے۔

ایک بات جس کا ابھی تک لوگوں کے دلوں پر بہت نمایاں اثر پایا جاتا ہے وہ ہے اس جوہری طاقت کے خود پھٹنے کا اندیشہ۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے۔ اٹامک پائیل جو انسان کے پاس جوہری طاقت کے حاصل کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ بالکل اسی طرح غیر پھٹنے والی شے ہے۔ جس طرح کوئلے کا انبار اس لئے دیسی لیبارٹری جس میں اس قسم کا کام ہو رہا ہو کبھی بھی از خود نہیں پھٹ سکتی۔

دوسری جنگ عظیم میں اس قسم کا پہلا پائیل ۲ دسمبر ۱۹۴۲ء کو شکاگو کی یونیورسٹی میں بنایا گیا تھا اور اس کے لئے دیسی گریفائیٹ استعمال کیا گیا تھا۔ جس سے عام طور پر ہماری پنسلیں بنی ہوتی ہیں۔ اسکی سیاہ یورینیئم آکسائڈ اور سیاہی کی ہوتی یورینیئم کی دھات بھی شامل تھی۔ چنانچہ اس تجربہ سے ایک بات ضرور ثابت ہو گئی کہ یورینیم کے استعمال سے ایسی بھٹی بھی بنائی جا سکتی ہے جس میں یورینیئم کو بڑے پیمانہ پر بدلا جا سکتا ہے۔

آخری چند سالوں میں اوک رج (Oak Ridge) نے جوہری طاقت کو عروج دینے میں نمایاں کام کیا ہے چنانچہ موجودہ اٹامک پائیل میں گریفائیٹ کے ساتھ یورینیئم کا تعامل جوہری توانائی کو خارج کرتا ہے۔ لیکن یہ فی نفسہ کسی پر اثر پذیر نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی ایک خاص صحیح مقدار ٹھیک قسم کے گریفائیٹ کے ساتھ ہی اثر کرے گی۔ ان ہر دو اجزاء میں کسی ایک کی کمی بیشی یا غیر خالص بیرونی اجزاء کا وجود اس تعامل کو روک دے گا۔ اس لئے کسی پائیل میں غیر خالص بیرونی اجزاء کے داخل کرنے یا نکالنے سے اس پر کنٹرول کیا جاتا ہے اس کام کے لئے دھاتوں کی ایسی سلاخیں بنائی جاتی ہیں جو الیکٹرانی اطلاق سے خود بخود آگے پیچھے حرکت کرتی ہیں۔ ان کے ساتھ ہی دوسرے آلات بھی لگے ہوئے ہیں جو عمل کے زیادہ شدت اختیار کر جانے کی صورت میں اور یا پھر کثرت سے شعاع ریزی ہونے کی حالت میں ایک گھنٹی کو بجا دیتے ہیں اور کام کرنے والے کو آنے والے خطرات سے آگاہ دیتے ہیں۔

پائیل میں دھماکا صرف ایک صورت میں ہو سکتا ہے جب کوئی شخص پائیل کی بیرونی دیواروں میں سوراخ کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ ایسی صورت میں اس سے اس قدر سخت حرارت اور گرمی رونما ہوگی جس سے پائیل کی کنکریٹ کی دیوار بالکل شیشہ بن کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔ مگر موجودہ اٹامک پائیل اس قدر احتیاط سے بنائے جاتے ہیں کہ ان پر کام کرنا بہت ہی محفوظ ہے۔ اور پھر ان کی حفاظتی دیواریں اتنی مضبوط ہوتی ہیں کہ باہر سے ان میں سوراخ کرنا واقعی کار دارد ہے۔ بغرض اس قسم کے اٹامک پائیل آجکل امریکہ میں جوہری توانائی حاصل کرنے کی غرض سے لگائے ہوئے ہیں۔

موجودہ زمانہ میں ایک عنصر کو دوسرے عنصر میں تبدیل کرنا بالکل ممکن ہو چکا ہے۔ چنانچہ ایک لنج نے کینسر کے علاج کے لئے ریڈیو فاسفورس اور انسانی اجسام میں وٹامن کی ضرورت کو دیکھنے کے لئے ریڈیو کاربن کو دریافت کیا جس کے لئے تابکار آئیسوٹوپس (Radio-active-Isotopes) استعمال کئے جاتے ہیں۔ اب ان آئیسوٹوپس کو مختلف ادویات حیوانی سائنس اور زرعی سائنسوں میں بکثرت استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس جگہ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آئیسوٹوپس ایک ہی عنصر کے ایسے جوہر ہوتے ہیں جن کے نکتہ مرکزیہ میں نیوٹران (Neutrons) کی تعداد مختلف ہوتی ہے۔ اب یہ تو ہر ایک کو معلوم ہے کہ جوہر مادے کے نہایت ہی قلیل ذرے کا نام ہے۔ جس کی اندرونی بناوٹ ہمارے نظام شمسی سے ملتی جلتی ہے۔ اس کا ایک مرکز ہوتا ہے جس کو نیوکلس (Nucleus) کہتے ہیں اور جو بجلی کے نہایت ہی چھوٹے مثبت ذروں یعنی پروٹان (Protons) اور نیوٹران (Neutrons) یعنی تعدیلی ذروں سے گھرا ہوا ہوتا ہے۔ ان تعدیلی ذروں پر کسی قسم کا کوئی بار نہیں ہوتا مثبت ذروں کے بار کو متوازن کرنے کے لئے قدرت نے مرکزہ کے گرد نہایت ہی باریک منفی بجلی کے ذرے یعنی الیکٹران (Electrons) پیدا کئے ہوئے ہیں جو انتہائی تیز رفتار ہوتے ہوئے بھی اپنے مداروں سے علیحدہ نہیں ہوتے اور یہ سب نیوکلس کے گرد چکر کاٹ رہے ہیں۔ ان مداروں اور الیکٹرانوں کی کمی بیشی مادے کے ایک جوہر کو دوسرے جوہر سے متمیز کرتی ہے لیکن اکثر ایک ہی عنصر کے جوہروں کے مرکز میں نیوٹران کی تعداد مختلف بھی ہوتی ہے۔ اور دراصل یہی جوہر آئیسوٹوپس کہلاتے ہیں۔ جوہروں کا مرکز بہت کثیف ہوتا ہے اور اس کے توڑنے سے جوہری توانائی پیدا ہوتی ہے۔

موجودہ وقت سائنس کے ہر شعبہ میں جوہری توانائی کی اس قدر بڑھتی ہوئی رفتار کے مدنظر ہمیں ایسے آلات کی بھی ضرورت ہے جو تابکار مواد (Radio-active Material) سے پیدا شدہ شعاعوں کو آسانی سے شناخت کر سکیں یہ تابکار مواد مادے کا ایسا عنصر ہوتے ہیں جو از خود اپنے اندر سے شعاعیں خارج کرتے رہتے ہیں جن کو آجکل مختلف کاموں میں لایا جا رہا ہے۔ بعض شعاعیں تو فی الواقع مضر ہوتی ہیں اور ان سے بچنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسی شعاعوں کی شناخت کے لئے جو آلات استعمال کئے جاتے ہیں جو کسی معمل گاہ، ہسپتال، فیکٹری یا پھر کسی جگہ پر ایٹم بم کے اثرات کو معلوم کرنے کے لئے عمل میں لائے جاتے ہیں یہ آلات مانیٹرز (Monitors) کہلاتے ہیں۔ ان میں بعض تو نقل پذیر ہوتے ہیں اور بیٹری سے چلائے جاتے ہیں۔ حال ہی میں برطانیہ نے دو ایسے آلے بنائے ہیں جو اس قدر حساس ہیں کہ ایک عام چمکنے والی گھڑی کی خفیف سے خفیف شعاع سے بھی اثر پذیر ہوتے ہیں اور مضبوط بھی اتنے سخت کہ ہر قسم کے متوقع خطرات کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ ایک لمبے عرصہ تک بغیر نگرانی کے کام کرتے رہتے ہیں۔

ابھی اس قسم کے اور الیکٹرانی آلات معرض وجود میں لائے جا رہے ہیں۔ جو ہمیں شعاعوں کی مقدار کسی پلیٹ کی موٹائی اور بکس کی تعداد اشیاء بتانے میں ممد ثابت ہوں گے۔ اب تو ادویات میں تابکار آئیسوٹوپس انسانی اجسام کی معمولی سی حرکت کو بھی رونما کر دیتے ہیں۔ چنانچہ کینسر (Cancer) کا علاج ایکس رے کی بجائے ان شعاعوں سے ہونے لگا ہے۔ اس لئے یہ کہنا بالکل غلط نہ ہوگا کہ میڈیکل سائنس نے فی زمانہ جتنی ترقی کی ہے اس سے پہلے کبھی نہ کی تھی خون کی تمام بیماریاں، دماغی کمزوریاں، اعصابی تکالیف اور ہڈیوں کے مردہ مغز کے تمام روگ ان شعاعوں سے ٹھیک کئے جاتے ہیں۔

ایکس رے کی مدد سے سب سے پہلی بار انسانی قلب کو دھڑکتے ہوئے دیکھا گیا۔ اور پھر اس کے بعد ڈاکٹروں کو جسم کے نشو و نما کے دیکھنے کی تجسس ہونے لگی۔ اس کام کیلئے انہوں نے مختلف اقسام کے تابکار آئیسوٹوپس معلوم کئے جو کیمیاوی طور پر ایٹمی پائیل میں پکائے جاتے اب برطانیہ میں ان آئیسوٹوپس پر نہ صرف میڈیکل کالجوں، تجربہ گاہوں اور ہسپتالوں میں ہی تجربہ

کیا جاتا ہے بلکہ انسانی فلاح و بہبودی کے لئے اس کے روز افزوں تجربے کئے جا رہے ہیں۔ اب سے کچھ عرصہ پہلے جلدی کینسر کو یا تو کاٹ دیا جاتا تھا اور یا پھر ایکس ریز کی مدد سے ختم کر دیا جاتا تھا اس طرح کا علاج صحیح تو ضرور ہوتا تھا۔ لیکن ایسے علاج کے بعد جلد میں ایک نہ مٹنے والا داغ ہمیشہ کے لئے رہ جاتا تھا۔ لیکن اب ان موجودہ شعاعوں کے زیر اثر کینسر نہ صرف معدوم ہی کر دیا جاتا ہے بلکہ اپنے ساتھ داغ کو بھی ہمیشہ کے لئے مٹا دیتا ہے۔

جسم کے اندرونی حصہ کا کینسر انسان کے لئے بہت مہلک ہوتا ہے۔ لیکن یہاں بھی آئیسوٹوپس ہماری مدد کیلئے موجود رہتے ہیں اور ان کے استعمال سے مرض کا مہلک پن بہت حد تک مفقود ہو جاتا ہے ابتداء میں ڈاکٹر ایسے کینسر کا علاج ایکس ریز کی مدد سے کیا کرتے تھے۔ جس میں سب سے بڑی دقت یہ تھی کہ ان شعاعوں کا صرف مرض والے حصہ پر آسانی سے نہیں کیا جا سکتا تھا نتیجہ کے طور پر علاج کے ساتھ ساتھ جسم کے دوسرے اعصاب بھی جواب دے جاتے تھے۔ لیکن ان آئیسوٹوپس کی مدد سے ڈاکٹر پہلے تو مرض کے جائے وقوع کا پتہ لگاتا ہے اور پھر مریض کو ایسی دوائیں دی جاتی ہیں جن میں تابکار عنصر ملے ہوتے ہیں جو مقام حادثہ کو فوراً ظاہر کر دیتے ہیں یہ کام ڈاکٹر تابکار سونے (Radio-active gold) سے لیتا ہے اس کے آئیسوٹوپس کینسر والے مقام پر یا تو تیزی کے ساتھ بیرونی طور پر داخل کئے جاتے ہیں اور یا ان کا محلول بنا کر ان مقامات پر پہنچایا جاتا ہے اور جب یہ ایسے مقام پر پہنچ جاتے ہیں تو فوری طور پر اپنا کام شروع کر دیتے ہیں۔ آئیسوٹوپس کا عملی رقبہ بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ جس سے علاوہ مرض کے جسم کے اور حصوں پر ان کا اثر نہیں ہو سکتا۔

آئیسوٹوپس جسم میں داخل ہو کر ہلکی سی کلک کلک (Clicks) کی آواز پیدا کرتے ہیں۔ اور یہ آواز اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک کہ ان آئیسوٹوپس کا اثر موجود رہتا ہے اور اس طرح یہ ڈاکٹر کو اپنے آپ کا پتہ دیتے رہتے ہیں کہ وہ جسم کے فلاں حصہ تک پہنچ چکے ہیں۔ اس طرح یہ ایک بہت بڑے مراغرساں کا کام کرتے ہیں۔ جو جسم کے تمام اندرونی حالات کو باہر کو ڈاکٹر کے پاس بھیجتے رہتے ہیں جن کے پاس پہنچنا ایک آلہ ہوتا ہے۔ جن کو اشعاعی مانیٹرز (Radia Monitors) کہتے ہیں۔ یہ آلہ

اتنا حساس اور صحیح ریکارڈنگ کرتا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اب زمانہ اس حد تک پہنچ چکا ہے جس میں رگوں کی تمام بیماریاں اعصابی کمزوریاں دماغی خرابیاں اور دیگر علاج ان شعاعوں سے کئے جا سکتے ہیں؟

مال تجارت کے راس المال اور اس کے ان منافعہ پر جو کہ دوران سال میں اس سے حاصل ہوئے ہیں ان سب پر زکوٰۃ لازم ہے۔ لیکن اس میں سے وہ رقم منہا ہو جانی چاہئے جو حکومت نے اس تجارت پر بطور انکم ٹیکس وصول کر لی ہو۔

نظارت بیت المال ربوہ

من انصاری الی اللہ

(بقیہ صفحہ ۵)

میں بھجوانے کی کوشش کریں گے۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ اس غرض کے لئے ذی اثر احباب کے وفود بنائے جائیں۔ اور وہ گھر بہ گھر پھر کر روپیہ جمع کریں۔ اس وفد میں لازماً سیکرٹری مال شامل ہونا چاہیئے۔ جس کے پاس ہر شخص کا حساب ہو۔ تاکہ جس سے بھی مطالبہ ہو۔ معین اعداد و شمار کی بناء پر ہو۔ ۔۔۔ جس سے بھی وصولی ہو۔ مکمل وصولی ہو۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے دوستوں کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ وقت کی نزاکت کو دیکھیں اور سلسلہ جن مشکلات میں سے گزر رہا ہے۔ ان میں وہ سلسلہ کا ہاتھ بٹانے والے ثابت ہوں۔ اور شانہ بشانہ ایک صف میں کھڑے ہو کر اسلام کی جنگ لڑنے والے ہوں۔ تاکہ اسلام پھر دنیا پر غالب آئے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بادشاہت دنیا میں پھر اپنی پوری شان کے ساتھ قائم ہو جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اللھم آمین۔ (خاکسار ناظر بیت المال)

جماعت ہائے ضلع گوجرانوالہ متوجہ ہوں

مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں سب کمیٹی امور عامہ اور بہشتی مقبرہ کی رپورٹ کا وہ حصہ جو امور عامہ سے متعلق تھا۔ اور پیش نہیں ہو سکا تھا۔ نقل کر کے نظارت امور عامہ کی طرف سے ماہ جون ۱۹۵۲ء میں تمام جماعتوں کو بھجوایا گیا تھا۔ اور کہا گیا تھا کہ جماعتیں اپنی اپنی آراء سے مطلع کریں۔ اس کے بعد بذریعہ ڈاک اور اخبار الفضل یاد دہانی بھی کرائی گئی تھی مگر نظارت امور عامہ کے اعلان مورخہ ۱۸-۱-۵۳ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت ہائے ضلع گوجرانوالہ میں سے سوائے گوجرانوالہ شہر کے کسی جماعت نے اپنی رائے نظارت مذکورہ میں نہیں بھیجی میں اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعت ہائے ضلع گوجرانوالہ کے پریذیڈنٹ صاحبان کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں وہ رپورٹ پیش کر کے اس کے متعلق رائے لیں اور جلد اپنی آراء مرکز میں بھجوائیں۔

نوٹ:۔ اگر کسی جماعت کے پاس وہ نقل نہ آئی ہو۔ تو نظارت امور عامہ سے منگوا لے۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

پتہ جات موصیان

مندرجہ ذیل موصی احباب میں سے اگر کسی صاحب کے پتہ کا علم کسی دوست کو ہو۔ تو وہ دفتر ہذا کو ازراہ کرم اطلاع کر دیں۔ اور اگر کوئی موصی صاحب اپنے متعلق اس اعلان کو پڑھیں۔ تو وہ بھی از خود اپنے پتہ سے دفتر کو مطلع کر دیں۔ تاکہ حسب ضرورت ان سے خط و کتابت کی جا سکے۔

۱۔ چوہدری نذیر احمد صاحب ولد چوہدری کریم بخش صاحب مکھا گوبھی ضلع سیالکوٹ وصیت ۳۲۵۴

۲۔ " پیر محمد صاحب " " " " " ۳۵۳۳

۳۔ مستری عبد الغنی صاحب ولد مستری محمد دین صاحب قادیان " ۴۷۰۳

۴۔ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ سید انعام اللہ صاحب " ۴۷۱۰

۵۔ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ولد چوہدری دریام صاحب کوٹلہ صوبہ سنگھ گورداسپور " ۴۸۶۰

۶۔ میر بشیر احمد صاحب ولد میر فیروز الدین صاحب لاہور " ۴۹۶۴

۷۔ چوہدری غلام محمد صاحب ولد چوہدری علی بخش صاحب قادر آباد امرتسر " ۴۴۹۷۴

۸۔ رحمت علی صاحب ولد کیور صاحب سکنہ بہلولپور گورداسپور وصیت ۴۸۹۸

۹۔ امتہ صاحبہ اہلیہ ابراہیم خان صاحب بیروال ضلع امرتسر وصیت ۵۲۸۸

۱۰۔ چوہدری شاہ محمد صاحب ولد چوہدری راجہ صاحب اورا سیالکوٹ وصیت ۵۳۶۴

۱۱۔ محمد ابراہیم صاحب ولد رحیم بخش صاحب کوٹھیاں صاحب گورداسپور وصیت ۵۴۵۸

۱۲۔ چوہدری غلام سرور صاحب ولد چوہدری مولا بخش صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا وصیت ۵۴۹۴

۱۳۔ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام سرور صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا۔ وصیت ۵۵۷۶

(سیکرٹری دفتر وصیت ربوہ)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے اسلئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلموں اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں انکے پتے روانہ فرمائیے جو خوشخط ہوں ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

عبدالغفار خاں قیام پاکستان کے خلاف تھے

لندن ۲۴ جنوری۔ پاکستان کے پریس اتاشی مسٹر ایس ایم حق نے مقامی اخبار "نیوسٹیٹسمین اینڈ نیشن" کے نام ایک مراسلہ تحریر کیا ہے۔ جس میں اخبار مذکور کو اپنا یہ بیان حقائق سے ثابت کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ کہ خان عبدالغفار خاں بہت بڑے محب وطن پاکستانی ہیں۔ مسٹر حق نے اعلان کیا ہے۔ کہ بھارت کی آزادی کے لئے ان کی یا ان کے ساتھیوں کی جدوجہد کو کوئی بھی جھٹلانے کے لئے تیار نہیں۔ مگر پاکستان کی آزادی کے لئے انہوں نے کوئی کوشش نہیں کی۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ غفار خاں اور ان کے گروپ نے قیام پاکستان کی زبردست مخالفت کی تھی۔ مسٹر حق نے مزید بتایا۔ کہ خان عبدالغفار خاں کو نہایت آرام دہ حالات میں رکھا گیا ہے۔ ان کی صحت عمدہ ہے اور ان کی دیکھ بھال بھی نہایت اچھی طرح کی جا رہی ہے۔ انہیں کافی گزارہ الاؤنس دیا جاتا ہے۔ اور وہ اپنی مرضی سے اپنے ساتھیوں کو منتخب کر سکتے ہیں۔ (اسٹار)

برصغیر میں درآمدی لائسنس پر پابندیاں

لندن ۲۴ جنوری۔ "ڈیلی ٹیلیگراف" میں لندن کی ایک صنعتی فرم نے اپنے ایک مراسلہ کے ذریعے شکایت کی ہے۔ کہ برصغیر کے ملکوں میں درآمدی لائسنسوں پر پابندیوں کے باعث اس فرم کا کاروبار زبردستی ختم کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں لندن چیمبر آف کامرس کی طرف سے ایک انٹرویو میں بتایا گیا۔ کہ اس فرم کے تجربات سے عام رد عمل کا اظہار نہیں ہوتا۔ اور چیمبر کو ایسی شکایات صرف ان خاص خاص فرموں کی طرف سے موصول ہو رہی ہے۔ جو صرف ایک ہی چیز کی برآمد کا کام کرتی ہیں۔

چیمبر کی طرف سے مزید بتایا گیا ہے۔ کہ تجربے سے یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ برطانوی تاجروں کے خلاف کسی قسم کا امتیازی سلوک نہیں برتا جا رہا۔ بلکہ ۱۹۵۲ء کے بعد سے تجارتی لین دین سے اس کے الٹ ثابت ہوتا ہے۔ مزید بتایا گیا ہے۔ کہ پاکستان یا کسی بھارت میں تجارتی کمی آسٹریلیا سے زیادہ شدید نہیں ہے۔ اور نہ ہی برازیل جیسے ملکوں کی طرح انتہائی مشکل ہے۔ (اسٹار)

عرب اساتذہ کو تربیت دی جائیگی

قاہرہ ۲۴ جنوری۔ قاہرہ سے ۳۵ میل شمال میں یونیسکو کی طرف سے اساتذہ کو ناخواندگی دور کرنے کے جدید ترین طریقوں کی تربیت دینے کا مرکز قائم کیا گیا ہے۔ اس میں تمام عرب ملکوں کے اساتذہ داخل ہو سکیں گے۔ یہ مرکز اپنی نوعیت کا دوسرا ہے۔ پہلا مرکز یونیسکو نے میکسیکو میں کھولا تھا۔ پہلے کورس میں مصر۔ اردن عراق۔ سعودی عرب۔ شام اور لبنان کے ۵۰ طلباء داخل ہوں گے۔ (اسٹار)

ایڈن مصر بھی جائیں گے

لندن ۲۴ جنوری۔ قاہرہ سے یہ اطلاعات موصول ہونے پر کہ مسٹر انتھونی ایڈن شاید مصر بھی جائیں گے۔ دفتر خارجہ سے دریافت کیا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ابھی تک اس سلسلے میں کوئی پروگرام مرتب نہیں کیا گیا۔ تاہم سرکاری حلقوں نے یہ عندیہ ظاہر کیا ہے۔ کہ اگر سوڈان کے متعلق موجودہ بات چیت سمجھوتے کی حد تک پہنچ گئی۔ تو شاید وزیر خارجہ اپنے دورۂ ترکی و یونان میں مصر کا اضافہ بھی کر لیں۔ مگر مسٹر ایڈن کے اس سفر پر روانگی کے متعلق ابھی تاریخ یا مدت کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ دفتر خارجہ کے ارباب اختیار سوڈان کے متعلق مکمل سکوت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور اس امر کی توقع نہیں۔ کہ جب تک مصر سے برطانی تجاویز کا جواب موصول نہ ہو۔ اس سلسلے میں کوئی بیان جاری کیا جائے۔ قاہرہ کے سرکاری حلقوں میں بھی اسی احتیاط سے کام لیا جا رہا ہے۔ اور یہاں یہ توقع نہیں کی جا رہی۔ کہ مصر کے موجودہ جشن کے خاتمہ تک کوئی جواب موصول ہوگا۔ (اسٹار)

جاپان میں ۴۰ فی صد زیادہ برقی قوت پیدا کرنے کا منصوبہ

ٹوکیو ۲۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان میں برقی قوت کو ۴۰ فی صد بڑھانے کی غرض سے ایک عظیم منصوبے پر عمل کیا جائیگا۔ اس کی تکمیل پر پانچ سال کا عرصہ لگے گا۔ یہ منصوبہ جنگ کے بعد امریکی ماہرین کے تعاون سے مرتب کیا گیا تھا۔ توقع ہے۔ کہ اس پر ۸۵ کروڑ پونڈ خرچ کرنے پڑیں گے۔ اور حکومت نے عالمی بنک سے اس قدر بڑی رقم قرض نہ مل سکنے کے باوجود اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بجلی کی ۹ کمپنیاں پن بجلی کے ۴۰ اسٹیشن تعمیر کریں گی۔ اسی مالی سال کے دوران میں ۱۱ ایندھن سے چلنے والے پلانٹ بھی بنائے جائیں گے۔ اور متعدد کارخانے نجی طور پر بھی پلانٹ لگائیں گے آٹھ مقامات پر کام شروع کر بھی دیا گیا ہے۔ اندازہ ہے۔ کہ متذکرہ پروجیکٹ کی تکمیل کے بعد ملک میں صنعت کاری اور کانکنی کی پیداوار میں ۲۵ فی صدی اضافہ ہو جائیگا۔ (اسٹار)

عرب بنک کی اپیل کی سماعت

لندن ۲۴ جنوری: بارکلے بنک کے خلاف عرب بنک کی اپیل سماعت کے لئے تقریباً دو ہفتوں کے اندر پیش کر دی جائیگی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب بنک کے قانونی مشیروں نے سماعت کے لئے مقدمے کی تیاری مکمل کر لی ہے۔ (اسٹار)

تقریب یوم مصلح موعود

"سبز اشتہار" کی قیمت میں خاص رعایت

یوم مصلح موعود قریب آ رہا ہے۔ اس دن دوستوں کو چاہیئے کہ وہ "سبز اشتہار" کو تقسیم کریں۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی پر اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے مصلح موعود کی خبر دی۔ جو جماعتیں تقسیم کے لئے سبز اشتہار منگوائیں۔ انہیں خاص رعایت دی جائے گی۔ سبز اشتہار کی قیمت ۴؍ فی نسخہ ہے۔ لیکن ایک سو یا اس سے زائد خریدنے والوں سے بیس روپے فی سینکڑہ کے حساب سے قیمت وصول کی جائے گی۔ (انچارج تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اوزاروں میں پلاسٹک کا استعمال

نیویارک ۲۴ جنوری ۴ سال قبل امریکہ میں تیار ہونے والے ہر اوزار کا دستہ لکڑی کا ہوتا تھا اب ایک سروے کے ذریعے پتہ چلا ہے کہ لکڑی کے دستوں کی جگہ پلاسٹک نے لے لی ہے۔ ۹۵ فیصد تمام چھینیاں پیچ کس اور ہتھوڑے پلاسٹک کے دستوں والے بنائے جا رہے ہیں۔

اس تبدیلی سے برآمدی منڈیوں میں بہت نمایاں فرق رونما ہو چکا ہے۔ نئے ڈیزائن زیادہ خوبصورت ہلکے اور دیرپا ہیں۔ (اسٹار)

۵۸۰۰ میل فی گھنٹہ چلنے والے راکٹ

نیویارک ۲۴ جنوری۔ امریکی بحریہ کی طرف سے چار ایسے راکٹوں کا آرڈر دیا گیا ہے۔ جن کی رفتار اس قدر زیادہ ہے کہ اگر ان میں کافی ایندھن کا ذخیرہ ہو تو ۴ گھنٹوں میں چاند میں پہنچ سکتے ہیں مارٹن وائیکنگ نامی یہ راکٹ ۵۸۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کر سکتے ہیں۔ اور زمین کی سطح سے ۲۰۰ میل اوپر پرواز کرنے کے قابل ہیں۔

بحریہ کے سائنس دان ان کی مدد سے فضا کی بیرونی سطح کے متعلق تحقیق و تدوین کرینگے اس تحقیق میں اب تک چھ سال صرف کئے جا چکے ہیں۔ (اسٹار)

کینیا میں پستولوں کی زبردست مانگ

لندن ۲۴ جنوری۔ کینیا کے یورپینوں نے برطانیہ سے اس قدر زیادہ پستولوں کے آرڈر دیئے ہیں۔ کہ اکثر تاجروں کے پاس ذخیرہ ختم ہو گیا ہے۔ اور کارخانے مال فوراً سپلائی نہیں کر سکتے۔ ایک کارخانے سے ماؤ ماؤ کی دہشت انگیزی شروع ہونے کے بعد اب تک ۵۰۰ پستول کینیا ارسال کئے ہیں۔ (اسٹار)

مہ بھی موصول ہوئی ہے۔ لیکن بعض سہولتوں کی وجہ سے یہ اجلاس اگلے سال قاہرہ میں کیا جا رہا ہے

دنیا کی محفوظ ترین تیل بردار جہاز

لندن ۲۴ جنوری۔ ۱۸۰۰۰ ٹن کا ایک تیل بردار جہاز "ہیلیکس" سمندر میں ڈالدیا گیا ہے۔ اس کے مالکان نے رسم افتتاح کے موقع پر دعویٰ کیا ہے کہ دنیا بھر میں یہ جہاز محفوظ ترین ہے۔ اس کمپنی نے ایسے ۵۰ جہازوں کا آرڈر دیا اور یہ ان میں سے پہلا ہے۔ اسے دنیا کے ہر حصے کی بندرگاہوں کے حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تعمیر کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

مؤتمر عالم اسلامی کا اجلاس قاہرہ میں ہوگا

کراچی ۲۴ جنوری معلوم ہوا ہے کہ مؤتمر عالم اسلامی کا تیسرا اجلاس فروری یا مارچ میں قاہرہ میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ مؤتمر عالم اسلامی کے سیکرٹری حسن المثنیٰ نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ جامعہ ازہر کے ڈائرکٹر جنرل اور اخوان المسلمین کے لیڈر شیخ عبداللطیف دراز اور بعض دوسرے ممتاز لیڈر اس سلسلہ میں جنرل نجیب سے ملاقات کر چکے ہیں۔ مؤتمر عالم اسلامی کی انڈونیشی شاخ سے انڈونیشیا میں اجلاس منعقد کرنے کی پیشکش ۔۔۔